ہمدردی وبال جان

سحرش فاطمہ

یہ چراغ بے نظیر ہے، یہ ستارہ بے زباں ہے
ابھی تجھ سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کہاں ہے
کبھی پا کے تجھ کو کھونا، کبھی کھو کے تجھ کو پانا
یہ جنم جنم کا رشتہ تیرے میرے درمیاں ہے

میری زندگی کوئی انوکھی نہیں تھی اپنی مرضی کی گزار رہی تھی جو من بھاتا کرتی پہنتی اوڑھتی مجھے گھر والوں نے بھی نہیں ٹوکا پر آج میں جو کچھ بھی ہوں اس ایک حادثے کی وجہ سے ہوں میں نے کس طرح اپنے آپ کو دلدل سے بچایا میں ہی جان سکتی ہوں۔"

ایک معروف ٹی وی چینل پر میزبان اپنی مہمان سے سوال جواب میں لگی ہوئی تھی اور اس کی زندگی کا نیا بدلاؤ کیسے آیا وہ کیا تھی اور اب کیا ہے اس پر گفتگو ہو رہی تھی۔

"کبھی کبھی میں سوچتی ہوں اگر میں بچ گئی تو اس میں میرے اللہ ہی کی حکمت تھی اس کا ساتھ تھا جو میں سنبھل گئی مجھے ہدایت دی اس نے۔" مہمان نے گفتگو کا سلسلہ کچھ دیر چپ رہ کے وہیں سے جوڑا...... میزبان اس دوران چپ بیٹھی رہی...... اسٹوڈیو میں خاموشی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ یا تو وہاں کوئی بھی نہ ہو یا سب کو ہی سانپ سونگھ گیا ہو۔

"اب تم کیا سمجھتی ہو جو بدلاؤ تم میں آیا ہے وہ اب برقرار رہے گا؟ ایسا کیا واقعہ ہمیں بتاؤ گی؟ تاکہ آج کی جو ہماری نسل ہے وہ جانیں اور سبق لیں۔" میزبان نے چپ کا روزہ توڑا۔

"مجھ میں ہمت نہیں یہ سب کہنے کی کیا ہوا میرے ساتھ۔" مہمان نے کہا اور رونا شروع کردیا۔

"اف یہ کیا صبح صبح ڈرامہ لگا دیا تم نے۔" رامش نے زمین سے ریموٹ چھینا۔

"یہ ڈرامہ تھا آنکھیں ہیں یا بٹن؟ یہ مارننگ شو تھا۔" زمین نے واپس ریموٹ لینے کی کوشش کی۔

"تو یہ بھی کسی ڈرامے سے کم ہوتے ہیں کیا؟ ایسا لگتا ہے تھیٹر ہو رہا ہو۔ ہیں ناچ گانا وہیں رونا دھونا اور پھر شادیاں کرادو انہیں کی پہلے سے شادی شدہ ہیں اور کسی کی نقلی شادیاں۔" رامش خائف تھا ان مارننگ شوز سے۔

"ارے تو ہمارا ٹائم پاس ہو جاتا ہے اور ضروری نہیں سب ڈرامہ کر۔ ہے ہوں اس لڑکی کو دیکھو تم۔"

زمین ریموٹ لینے میں کامیاب ہوگئی اور وہی مارننگ شو لگادیا۔

''مجھے صبح صبح تو ناشتہ اچھے سے کرنے دیا کرو بیگم صاحبہ۔''

''اچھا تم بیٹھ کے سیاسی ڈرامے دیکھو اور میں بقول تمہارے مارننگ شو والے ڈرامے نہ دیکھوں کیا یہ کھلا تضاد نہیں۔'' زمین نے ریموٹ رامش کے حوالے کیا اور باورچی خانہ میں ناشتہ لینے چلی گئی۔ دونوں نے ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کیا۔

''یاد ہے زمین جب تم شادی ہوکر آئی تھیں تمہیں چائے تک بنانی نہیں آتی تھی۔'' رامش نے زمین کو چھیڑا۔

''ہاں جیسے تمہیں بہت اچھی آتی تھی نا بنانی چائے۔'' زمین نے زبان چڑائی۔

''بھئی میں کیوں بنانے لگ گیا تمہیں رکھا کیوں تھا اپنے پاس پھر؟'' رامش اب اسے مزید چھیڑا۔

''کیا مطلب میں کیا نوکرانی ہوں؟ مجھے تم نے رکھا ہے؟ شادی کی ہے نکاح کیا ہے آئی سمجھ۔'' زمین نے کھانے والے چمچے کے ساتھ کانٹے کو رامش کی جانب کرکے کہا۔

''اوہ بیگم صاحبہ کیا مار ڈالنے کا ارادہ ہے؟'' رامش نے دونوں ہاتھ اوپر کرلیے۔

''چپ چاپ ناشتہ کرو ورنہ ایسا نہ ہو تم پر میں کیس کرادوں اور مارننگ شو میں لے جاؤں اور پھر دکھیاری بن جاؤں۔'' زمین نے چائے کی چسکی بھر کے آنکھ گھماتے کہا......

رامش ہنستا رہ گیا...... اسی نوک جھونک میں ناشتہ کیا اور وہ دفتر روانہ ہوگیا......

''باجی ایک بات تو بتائیں۔'' اب اس نے زمین کو مخاطب کیا۔

''ہاں پوچھو۔'' زمین اسے اندر لے آئی اس کے لیے چائے نکال کے رکھی۔

گیارہ بجے زمین کی کام والی آئی اسے دیکھ کر زمین کی چیخ نکل گئی۔

''یہ کیا ہوا ہے تمہیں؟'' زمین نے اپنی کام والی شکراں سے پوچھا۔

''بی بی بس کیا بتاؤں میرے مرد نے تحفہ دیا ہے۔'' کام والی نے آہ بھری۔

''باجی ایک بات تو بتائیے۔'' اب اس نے زمین کو مخاطب کیا۔

''ہاں پوچھو۔'' زمین اسے اندر لے آئی اور اس کے لیے چائے نکال کے رکھی۔

''باجی آپ جو یہ صبح صبح ٹی وی پر دیکھتی ہو جس میں ہم جیسی عورتیں آتی ہیں کیا وہ سچ ہوتی ہیں؟ میں بھی وہاں جاؤں گی اپنے مرد کے خلاف آواز اٹھاؤں گی۔'' زمین اس کی بات سن کر ٹھٹک گئی۔

''تم پوری دنیا کے آگے رونا روؤ گی؟''

''باجی باقی لوگ بھی تو کرتے ہیں۔'' شکراں نے انگلی ٹھوڑی پر رکھ کر کہا۔

''دوسرے لوگ جو کریں گے وہ تم بھی کروگی یہ لوگ بڑھا چڑھا کے بتاتے ہیں پوری دنیا کے سامنے اپنا ہی مذاق اڑاتے ہیں۔'' زمین اب اسے سمجھا رہی تھی۔ جسے خود مارننگ شو اچھے لگتے تھے۔

''بس باجی ہم کیا ہماری اوقات کیا ادھر کام کرکے گھر جاؤ ادھر شوہر بھرا بیٹھا ہوتا ہے ہم جائیں تو کہاں جائیں؟'' زمین کو کوفت ہونے لگی کہ کام شروع کرنے کے بجائے اس کے دکھڑے کون سنے...... کیا واقعی صبح کے شوز میں ڈرامے ہی ہوتے ہیں؟

''اچھا اب آرام ہوگیا نا اب تھوڑا بہت کام پر بھی نظر کرم کردو۔''

''خود تو باجی کمرے میں مزے سے لیٹی رہتی ہے ہائے ہماری قسمت......'' شکراں بڑبڑاتی کام پر لگ گئی۔

☆......☆☆......☆

"ہیلو جی جی میں ثمن بات کر رہی ہوں اوہ اچھا کب سے مار رہا ہے وہ اپنی بیوی کو اچھا اچھا آپ اس کی کیا لگتی ہیں؟ اچھا اچھا آپ کے ہاں وہ کام کرتی ہیں دیکھیں آپ انہیں کسی دن یہاں لے آئیں ہم پہلے تو ان کی تفصیلات لیں گے پھر اس پر کام کریں گے...... ہاں جی وہ کیا ہے نا ہم پورا سین بناتے ہیں جن کی کہانی کور کر رہے ہوتے ہیں اس کو اپنے لفظوں میں لکھتے ہیں پھر جن کی کہانی ہوتی ہے انہیں بتاتے ہیں سمجھاتے ہیں کب کیسے کیا بولنا ہے کہاں رونا ہے وغیرہ وغیرہ...... اچھا چلیں ٹھیک ہے آپ بتا دیجیے گا...... اللہ حافظ۔" زرمین نے اسی مارننگ شو میں کال ملائی تھی جس کے نتیجے میں اسی میزبان لڑکی نے اس کے سوالات کے جواب دیے۔

"رامش صحیح کہتے تھے یہ لوگ واقعی ڈرامے تو نہیں کرتے اللہ کی پناہ ویسے آزمانے میں حرج کیا ہے؟" زرمین خود ہی سوچتی اور پلان بنانے لگ گئی کیسے شکراں کو لے جائے گی اور کہانی بتائے گی ظالم شوہر کی۔

کچھ دن گزر جانے کے بعد اسے تاریخ مل جاتی ہے وہ شکراں کو چلنے کے لیے تیار کراتی ہے۔

"باجی ہمیں وہاں کرنا کیا ہوگا؟"

"وہاں گانا گاؤ گی تالیاں بجاؤ گی۔" زرمین شکراں کے سوال پر تپ گئی۔

"ظاہر ہے وہ تم سے سوال جواب کریں گے تمہارے بارے میں پوچھیں گے اور کیا؟ اب چپ چاپ چلو کوئی بات کی تو رستے میں ہی چھوڑ جاؤں گی۔" شکراں نے اپنی جیسی دکھی اور سر اثبات میں ہلایا۔

وہ لوگ اس ٹی وی چینل کے دفتر پہنچے تو پہلے ہی اتنا رش اور گہما گہمی لگی ہوئی تھی ثمن کا پوچھ کر اس کے کمرے کی طرف چلے لیکن انہیں انتظار کرنے کو کہا گیا تھا۔

"آپ لوگ یہاں بیٹھیں وہ ابھی آتی ہوں گی جب تک میں آپ کے لیے کچھ لے آؤں چائے یا کچھ ٹھنڈا؟" ایک لڑکی نے ان سے پوچھا...... زرمین کو وہ

لڑکی دیکھی دیکھی سی لگی..... سوچنے لگی کہاں دیکھا ہے؟
"جی آپ چائے لے آئیں ہمارے لیے ہم انتظار کرتے ہیں۔" زرمین کے بتانے پر وہ لڑکی چلی گئی پر زرمین سوچتی رہی اس نے کہاں دیکھا ہے اسے؟
"السلام علیکم کیسے ہیں آپ لوگ؟" ثمن آ گئی تھی اور بڑے تپاک سے ملی۔
"ہم ٹھیک ہیں آپ بتائیں۔" زرمین نے جواب دیا اور ساتھ ہی چائے اور دیگر لوازمات بھی آ گئے اور وہی لڑکی آئی۔
"مجھے آپ دیکھی سی لگ رہی ہیں کہاں پر یاد نہیں آ رہا۔" زرمین نے سوال کیا۔
"سنو تم جاؤ اب۔" ثمن نے اس لڑکی کو جانے کا کہا۔
"آپ اس لڑکی کو چھوڑیں اپنا مسئلہ بتائیں۔" ثمن نے زرمین کے ساتھ بیٹھی شکراں کی طرف اشارہ کیا۔
"جی وہ میں نے آپ کو بتایا تھا نا کہ اس کا شوہر ہے......"
"اچھا اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گئی آگے کا کام آپ ہم پر چھوڑ دیں..... ممکن ہو تو اسے دو تین روز صبح چھڑوا دیا کریں تاکہ ہم اس سے اکیلے میں بات چیت کریں۔"
"چلیں ٹھیک ہے ویسے ابھی بھی آپ چاہیں تو اسے اکیلے لے جا سکتی ہیں اور کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ سکتی ہیں۔" زرمین نے ثمن کی بات کا جواب دیا۔
"چلیں ٹھیک ہے آپ انتظار کریں ٹی وی دیکھیں میں انہیں لے جاتی ہوں۔"
"ٹھیک ہے شکراں تم جاؤ ان کے ساتھ۔" شکراں چپ چاپ اٹھی اور ثمن کے ساتھ چل پڑی۔
زرمین ٹی وی دیکھ کر وقت گزارنے لگی پھر وہی لڑکی اندر آ گئی۔
"ارے سنو ذرا۔" زرمین نے اسے پکارا۔
"جی....."
"تمہیں کہاں دیکھا ہے سمجھ نہیں آ رہا۔" زرمین نے اب اسے ساتھ بٹھایا۔
"باجی دیکھو کسی کو بتانا نہیں۔" وہ لڑکی ہاتھ جوڑ کے کہنے لگی۔
"کیا مطلب کھل کے بولو۔" زرمین تشویش میں مبتلا ہو گئی۔
"وہ باجی اصل میں میں یہاں کام کرتی ہوں تو یہ ثمن میڈم ہیں انہوں نے کہا تھا کہ وہ مجھے ٹی وی پر لائیں گی اور اداکاری کروائیں گی۔"
"اچھا تو کروایا کیا؟" زرمین مزے سے اس کی بات سننے لگی۔
"ہاں جی باجی صبح کے وقت جو آتا ہے نا جی اس میں ابھی کچھ دن پہلے ہی تو......"
"اچھا اچھا تم وہی ہو نا جس نے کہا تھا کہ میں بدل گئی ہوں کچھ ہوا تھا میرے ساتھ ایسا، یاد آ گیا واقعی تم نے تو اچھا کام کیا تھا۔" زرمین نے اس کی بات کاٹ کر اپنی بات کی۔
"جی باجی ویسے آپ کے ساتھ جو آئی ہے وہ بھی کام کرے گی یہاں کیا؟" اس لڑکی نے معصومیت میں پوچھا۔
"ہاں نا تبھی تو لائی ہوں ثمن کو ضرورت تھی۔" زرمین نے بھی اس لڑکی کی طرح اپنی کام والی کو اداکاری کرنے والی کا بتایا۔
"ہاں جی اور پیسے بھی ملتے ہیں۔" اس لڑکی نے تو ساری بات بتا دی اور بچا کیا۔
"ارے تم یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ اپنا کام کرو۔" اچانک ثمن اور شکراں آ گئے تو ثمن نے اس لڑکی کو جانے کا کہا۔
"جی میڈم۔" وہ لڑکی چلی گئی لیکن زرمین کا دل ضرور خراب کر گئی۔
"اچھا تو ہم بھی چلیں؟" زرمین وہاں سے جانا چاہ رہی تھی۔
"جی جی بالکل اور یاد سے اسے تین دن بھجواتے

شیریں گل

السلام علیکم! آنچل کے اسٹاف اور قارئین کو شیریں کی طرف سے میٹھا سا سلام قبول ہو۔ 20 اکتوبر کی صبح کو پیدا ہوئی اس لیے اسٹار لبرا ہے‘ آنچل اور میرا ساتھ چار سال سے ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ ہم صرف دو ہی بہنیں ہیں‘ بڑی میں ہوں اور چھوٹی عائشہ صدیقہ ہے۔ زبان پنجابی ہے تو جناب اب ذرا خوبیوں و رخامیوں کی طرف آتے ہیں‘ خامی یہ ہے کہ سست بہت ہوں‘ دوسروں پر جلد اعتبار کرلیتی ہوں۔ خوبی یہ ہے کہ کسی سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی‘ رحم دل بہت ہوں جو کام دیا جائے اس کو پورا کرتی ہوں۔ کلر میں گلابی اور پیلا کلر بہت پسند ہے‘ لباس میں ساڑھی اچھی لگتی ہے۔ پسندیدہ شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فیورٹ کتاب قرآن پاک ہے۔ ٹیچرز کے معاملے میں بے حد خوش نصیب ہوں‘ دوست بھی کافی زیادہ بنا رکھے ہیں جن میں گل معراج‘ حمیرا‘ یمین نعیقہ رحمن اور نبیلہ بیسٹ فرینڈز ہیں۔ پسندیدہ رائٹرز عمیرہ احمد‘ سمیرا شریف اور اقراء صغیر ہیں۔ کھانے میں چاول اچھے لگتے ہیں‘ میٹھا بہت شوق سے کھاتی ہوں۔ پسندیدہ ناول ”محبت اور خدا‘ محبت دھنک رنگ اوڑھ کر‘ مصحف اور پیر کامل صلی اللہ علیہ وسلم“ ہیں۔ کھیلوں میں کرکٹ اور آنکھ مچولی بہت پسند ہے۔ ناول لکھنے کا اور پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ صبح کا وقت اچھا لگتا ہے‘ شاپنگ کرنے کا حد سے زیادہ شوق ہے‘ ہمیشہ وہی چیز پسند آتی ہے جو مشکلوں سے ملتی ہے۔ میرا خواب ہے ڈاکٹر بننا اور انسانیت کے لیے بہت سارے کام کرنا۔ ڈیئر قارئین اپنی رائے ضرور دیجیے گا‘ اللہ حافظ۔

رہے گا جیسے عزہ یہ تیار ہوجائے گی ہم اس کا شو کرادیں گے۔“ ثمن نے ہنستے مسکراتے بات کی.....

دونوں نے ایک دوسرے سے اجازت لی اور زمین شگراں کو لیے نکل گئی۔

......☆☆☆......

شگراں روز گھر آتی جلدی جلدی کام کرکے ثمن کے دفتر روانہ ہوجاتی...... زمین بھی پوچھتی نہیں کہ وہاں کیا ہوتا ہے اور نہ شگراں کچھ کہتی......

”بیگم صاحبہ۔“ رامش نے اچھے موڈ میں پکارا۔

”جی۔“ زمین نے بے زاری سے جواب دیا۔

”کیا بات ہے خیر تو ہے نا؟“ رامش نے زمین کے اس انداز پر چونک کے پوچھا۔

”کچھ نہیں بس ایسے ہی شاید سر میں درد ہورہا ہے۔“ زمین کو کچھ سوجھا نہیں تو سر درد کا کہہ گئی۔

”اس نالائق سر درد کی تو...... لیکن یہ تو بتاؤ تمہیں یقین ہے کہ شک کہ سر درد ہے؟“ رامش پھر چڑانے والے موڈ میں آگیا۔

”اف آپ بھی نا ادھر سر درد سے پھٹا جارہا ہے اور آپ ہیں کہ بس۔“ زمین نے چڑ کر جواب دیا۔

رامش نے قہقہہ لگایا اور شرارت سے اس کی ناک کو چھوا۔

”نہ کریں رامش۔“ زمین کا موڈ آف ہوگیا۔

”معاف کردیں بیگم صاحبہ‘ چلیں آئس کریم کھانے چلتے ہیں موڈ بحال ہوجائے گا۔“ رامش کو پتا تھا زمین کا موڈ آئس کریم کا سن کر ہی کھل جائے گا۔

”اچھا اب اتنا کہہ ہی رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔“ زمین نے بھنویں اچکا کے کہا۔

”ہائے ابھی تو ایک ہی دفعہ کہا تو یہ ادا‘ یہ ناز یہ انداز آپ کا ڈھیرے ڈھیرے پیار کا......“ رامش شوخ ہورہا تھا زمین نے پاس رکھا کشن دے مارا اور تیار ہونے چلی گئی۔

اگلے دن شگراں کا شو تھا...... ثمن نے زمین کو بھی بلایا تھا لیکن اس کا سین بعد میں آنا تھا وہ آرام سے بھی جاتی تو مسئلہ نہ تھا۔

”آج کہیں جانا ہے کیا؟“ رامش نے اسے تیار ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"جی وہ دوست سے ملنے جاؤں گی۔" زمین نے بہانہ گھڑا۔

"اچھا ٹھیک ہے دھیان سے جانا۔" رامش نے ہدایت دی اور دفتر کے لیے روانہ ہوا۔

زمین بھی ٹی وی اسٹیشن پہنچ گئی۔

"آج جو ہماری مہمان ہے اس کے لیے مجھے بے انتہا افسوس ہے...... اس کے ساتھ سب نے ظلم کیا...... کب کیسے ہوا یہ ظلم آئیں ہم ان سے ہی پوچھتے ہیں۔" شگراں کی تین دن کی پریکٹس تھی ذرا سا بھی نہ گھبرائی۔

"کیا نام ہے آپ کا۔" ثمن نے پوچھا۔

"جمیلہ۔"

"ہیں اس کا نام جمیلہ کب سے ہوگیا؟" زمین دور کہیں بیٹھی ہوئی تھی۔

"جمیلہ مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ؟" ثمن کی آواز میں درد تھا زمین اب شگراں کے جواب کی منتظر تھی۔

"میں کیا بتاؤں بی بی جی ساس الگ مجھے مارتی رات میں جب میرا مرد آتا ہے وہ بھی مارتا ہے نشے کی حالت میں۔" شگراں نے یہ کہا اور رونا شروع کردیا۔

"ہیں اس کی ساس بھی زندہ ہے؟ اس نے تو کبھی نہیں بتایا۔" زمین نے دل میں سوچا۔

"تو تم ان کا یہ ظلم کیوں سہتی ہو؟" ثمن نے سوال کیا۔

"کیا بتاؤں بی بی جی..... میں کماتی ہوں اپنے بچوں کے لیے میاں کوئی خرچ نہیں دیتا۔" شگراں نے دوپٹے سے آنسو پونچھے۔

"ہیں اس کی شادی کو تو دو تین ماہ ہوئے ہیں بچے کہاں سے آگئے؟" زمین تماشا دیکھ رہی تھی۔

"تم نے بتایا تھا جہاں تم کام کرتی ہو وہ بھی تم پر ظلم کرتے ہیں؟" ثمن کے اس سوال نے تو زمین کو بوکھلا کے رکھ دیا اس نے کب ظلم کیا؟

"بی بی جی وہ بھی میرا خیال نہیں رکھتیں بس کام کرالو خدمتیں لے لو پر تنخواہ بہت دن بعد دیتی ہیں کبھی کوئی غلطی ہوجائے تھپڑ مارنے سے بھی نہیں چوکتی۔"

"استغفراللہ! میں نے کب ایسا کیا اس کے ساتھ اور یہ اتنا جھوٹ کیوں بول رہی ہے؟" زمین کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا واقعی اب تھپڑ لگا ہی دے۔

"ایک کالر ہیں ہمارے ساتھ بات کرتے ہیں ان سے جی السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام۔"

"کون ہیں ہمارے ساتھ؟"

"میں جمیلہ کی جاننے والی ہوں بلکہ اس کی مالکن کی پڑوسن ہوں۔"

"جی جی کیا کہیں گی آپ.....؟"

"اس بے چاری پر واقعی بہت ظلم ہوتا ہے زمین رامش نام ہے پڑوسن کا۔ اسے سمجھاتی بھی ہوں لیکن آج اس بے چاری کو یہاں دیکھ کے افسوس ہوا۔" زمین بوجھل قدموں سے اٹھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے سب جھوٹ بول رہے تھے اب تو اس کا نام بھی آگیا تھا گو کہ ضروری نہیں تھا کہ وہی زمین ہو لیکن جاننے والے تو جانتے تھے کہ یہ اسی کے ہاں کام کرتی ہے۔

اس کا دل بری طرح مجروح ہوا کہاں وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی واقعی یہ سب ڈھونگ رچاتے ہیں کہاں اس کے ساتھ ہی دھوکہ ہوگیا......

شگراں کی تو اس نے اگلے دن کلاس لگائی اسے کام سے ہی نکال دیا اور اس مارننگ شو کی لت سے خود کو آزاد کیا رامش وہ تو اب سکون میں تھا صبح صبح وہ اسے اب بھی چھیڑتا ہے مارننگ شو نہ دیکھنے پر...... پر جانتا نہیں کہ زمین نے دیکھنا کیوں کر چھوڑا۔